سوال

(123) طلاق سے متعلق چند اہم مسائل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی دن میں نے اپنی بیوی سے ناراضی کی وجہ سے طلاق کی قسم کھاتے ہوئے کہا کہ "اگر تم فلاں دن تک گھر سے باہر نکلیں تو تمہیں طلاق کی قسم ہے ''میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ میں واقعی اسے طلاق دوں۔ میں تو محض تنبیہ کی غرض سے یہ بات کہہ گیا۔ اب اگر وہ گھر سے باہر قدم نکالتی ہے تو کیا اسے طلاق ہوجائے گی؟ کچھ ایسی شدید ضرورتیں ہیں کہ جن کی وجہ سے اس کا گھر سے باہر جانا نہایت ضروری ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے طلاق کی قسم دے کر نہایت سنگین غلطی کی ہے۔ اللہ نے طلاق کو اس لیے نہیں مباح کیا کہ اس کی قسم کھائی جائے۔ قسم تو صرف اللہ رب العزت کی کھانی چاہیے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ایک قسم کھانا اسلامی شریعت کی رو سے جائز نہیں ہے۔ طلاق کو اللہ نے قسم کھانے کی غرض سے نہیں مباح کیا کہ یہ ایک قسم کا علاج ہے۔ جب شوہر اور بیوی کے درمیان نباہ کی کوئی صورت نہ ہو اور ان کا الگ الگ ہوجانا ہی بہتر ہو ایسے موقع کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق کو بطور علاج مباح کیا ہے۔

تاہم اگر کسی نے طلاق کی قسم کھائی اور اپنی بیوی سے کہا کہ تمہیں طلاق کی قسم اگر تم نے فلاں کام کیا فلاں سے ملاقات کی یا فلاں جگہ گئیں وغیرہ تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ ایسی صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی۔ بعض دوسرے فقہاء مثلاً ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ ایسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ شریعت کی نظر میں طلاق دینے کا یہ طریقہ صحیح نہیں ہے اور اس لیے بھی کہ شوہر کا مقصد طلاق دینا نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کام سے منع کرنا ہوتا ہے جس کا تذکرہ وہ اپنی قسم میں کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ یہ کہتا کہ تمہیں طلاق کی قسم اگر تم نے فلاں شخص سے ملاقات کی تو ایسی صورت میں شوہر کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کی بیوی فلاں شخص سے نہ ملے۔ اس کا مقصد طلاق دینا نہیں ہوتا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر اس کی بیوی نے یہ کام کرلیا جس سے اس کے شوہر نے منع کیا تھا مثلاً اس نے فلاں شخص سے ملاقات کرلی تو ایسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی البتہ قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا تین دن روزے رکھے۔ میرے نزدیک بھی یہی رائے قابل ترجیح ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 295

محدث فتویٰ